عرب جمہوریہ مصر　　　20 جمادی الاول 1443ھ

وزارت اوقاف　　　24 دسمبر 2021ء

قرآن کریم میں مومنین کی صفات

ایمان کی نعمت اللہ تعالی کی ان سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے جو اس نے انسان پر کی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:"بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ""بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو" (الحجرات:۱۷) وہ چین وسکون کی زندگی اور کامیابی اور اجر عظیم تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً - وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ""جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن با ایمان ہو تو ہم اسے یقیناً بہت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے"(النحل:۹۷) اور ارشاد باری تعالی ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ-وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" "بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں، نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب تعالی کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اداسی اور غم۔(البقرة:۲۷۷)

اور قرآنِ کریم میں جو غور کرے گا، اسے پتا چلے گا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب پاک میں مومنوں کو بہت سی صفات سے یاد فرمایا ہے، جیسے وقت پر نماز کی ادائیگی، اس کے سارے ارکان کی تکمیل، اور اس میں خشوع وخضوع اختیار کرنا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ(۱)الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ""یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی(۱) جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں"(المؤمنون:۱،۲)

اور انہیں صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بے ہودہ چیزوں سے بچتے ہیں، اب چاہے وہ قول کی شکل میں ہو یا فعل کی صورت میں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ""جو لغویات سے منھ موڑ لیتے ہیں"(المؤمنون:۳) لہذا جو حقیقی مومن ہوتا ہے وہ پنچ کاموں سے دور بھاگتا ہے اور اچھے کاموں کو گلے سے لگاتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ""اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کرلیتے ہیں"(القصص:۵۵) اور ارشاد باری تعالی ہے:"وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ-وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا"" اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب

کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں"(الفرقان:۷۲)اور ہمارے نبی ﷺ کی یہ حدیث بھی ملاحظہ ہو: کسی بھی شخص کے ایمان کے اچھے ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہر فالتو چیز کو چھوڑ دے۔

انہیں میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ راہِ خدا میں خرچ کرے، بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:"وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ"" جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں"(المؤمنون:۴)اور ارشاد باری تعالی ہے: وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍۘ-يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗؕ-اُولٰٓىٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ""مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ غلبہ والا حکمت والا ہے"(التوبۃ:۷۱)

انہیں صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ پاکدامن اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَۙ(۵)اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ""جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں(۵) بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں"(المؤمنون:۵،۶) ہمارے نبی ﷺ اپنی دعا میں اپنے رب سے پاکدامنی مانگا کرتے تھے۔ ان کی دعا کے الفاظ یہ ہیں: اللهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الهُدَى والتُّقَى والعَفَافَ والغِنَى""اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی اور بے نیازی مانگتا ہوں" محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کمال تین چیزوں سے آتا ہے: دین میں پاکدامنی اختیار اپنانے سے، مشکلوں پر صبر کرنے سے اور اور زندگی گزارنے کے لیے حسنِ تدبیر اختیار کرنے سے۔

اور انہیں صفات میں سے امانت کی حفاظت کرنا اور وعدہ پورا کرنا ہے۔ لہذا مومنِ حقیقی وہی ہے جو امانت کا اس طرح خیال رکھے جس طرح ایک کسان اپنی کھیتی کا اور ایک کاریگر اپنی صناعت کا رکھتا ہے۔ اور ایمان اور وفائے عہد تو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ"" اے ایمان والو عہد و پیمان پورے کرو"(المائدۃ:۱)اور ارشاد باری تعالی ہے: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا"" اللہ تعالی تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ!"(النسآء:۵۸) اور ہمارے نبی ﷺ نے امانت اور ایمان کو ایک ساتھ دیکھا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس کے پاس امانت نہیں، اس کے پاس ایمان نہیں۔ اور جو عہد وفا نہ کرے اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔

برادرانِ ملت اسلامیہ !!

مومنوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، اور اللہ ہی پر کماحقہ توکل کرتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادباری تعالیٰ ہے:"اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ-اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ""جولوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یادرکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے"(الرعد:۲۸) اور ارشادباری تعالیٰ ہے:"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ""بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کردیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں"(الأنفال:۲) اور توکل حقیقی یہ ہے کہ بندہ اپنے رب پر صدق دل سے بھروسہ کرلے۔ اور اس کی تکمیل اسی وقت ہوسکتی ہے جب وہ جدوجہد کرے، اسباب کے لیے ہاتھ پیر چلائے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے: اگر تم اللہ تعالیٰ پر کماحقہ توکل کرتے، تو وہ تمہیں اسی طرح رزق دیتا جس طرح سے پرندوں کو دیتا ہے، جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔

اگر ایمان حقیقی ہو تو لازمی طور پر اس کا اثر معاشرے تک پہنچتا ہے۔ لہٰذا حقیقی مومن نہ تو دھوکہ باز ہوتا ہے، نہ منافق ہوتا ہے، نہ جھوٹا ہوتا ہے، نہ وعدہ شکن ہوتا ہے، اور نہ ہی اس میں کسی طرح کی چھل کپٹ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ ایمانِ حقیقی مومن کے دل کی ہستی سنوار دیتا ہے۔ وہ زندہ دل اور شریف النفس ہوجاتا ہے، جو محبت کرنا بھی جانتا ہے اور کروانا بھی جانتا ہے۔ جیسا کہ ارشادباری تعالیٰ ہے:"ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ"" پھر ان لوگوں میں سے ہوجاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں"(البلد:۱۷) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَالْعَصْرِۙ(۱)اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ(۲)اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ"" زمانے کی قسم (۱) بیشک (بالیقین) انسان سرتاسر نقصان میں ہے (۲) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی "(۱،۲،۳) اور اسی سلسلہ میں ہمارے نبی

ﷺ کا ارشاد ہے: جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو اللہ اور اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔ اور جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ یا تو اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

کتنا اچھا ہو اگر ہم اسلام کی تعلیمات سے اپنے آپ کو آراستہ کر لیں، تا کہ چین و سکون اور راحتِ دل و جان ہمارے حصہ میں آسکے، اور دنیا و آخرت کی سعادت ہمارا مقدر بن جائے۔ جیسا کہ مومنوں کی جزا کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: "أُولَٰئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَۙ(١٠)الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ-هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ" "یہی وارث ہیں(١٠) جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے" (المؤمنون:١٠،١١) ارشاد باری تعالی ہے: "اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ" "لیکن جو لوگ ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کیے تو ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا" (التین:٦) اور ارشاد باری تعالی ہے: "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا(١٠٧)خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا" "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے یقیناً ان کے لیے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے(١٠٧) جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہو گا" (الكهف:١٠٧،١٠٨)

اے اللہ! ہمیں ایمان سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس سے ہمارے دلوں کو آراستہ فرما دے!!